بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(خطبہ جمعہ مؤرخہ 2020/11/13)

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

❖ حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ احد کے دن میرے باپ حضرت عبد اللہ بن عمرو کا جسم اس صورت میں رسول اللہ صلعم کے پاس لایا گیا کہ آپ کا مثلہ کیا گیا تھا یعنی آپ کا ناک اور کان کاٹے گئے تھے۔ اس وقت رسول اللہ صلعم نے ان کی بیٹی حضرت فاطمہ بنت عمرو کی رونے کی چیخ سنی تو رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ مت رو کیونکہ فرشتے مسلسل اس پر اپنے پروں سے سایہ کئے ہوئے ہیں۔

❖ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ غزوۂ احد کے شہداء کی نمازِ جنازہ کے متعلق مختلف روایات آتی ہیں ا ور اس پر بہت اختلاف پایا جاتا ہے۔ کچھ روایات میں ذکر ہے کہ احد کے شہداء کو نمازِ جنازہ کے بغیر دفن کیا گیا۔ کچھ روایات میں ذکر ہے کہ سب سے پہلے حضرت حمزہ کی نمازِ جنازہ ادا کی گئی۔ اس کے بعد باقی شہداء کو ایک ایک کر کے لایا جاتا اور ان کی میت کو حضرت حمزہ کی میت کے ساتھ رکھا جاتا اور نمازِ جنازہ ادا کی جاتی۔ بعض روایات میں یہ بھی ذکر ہے کہ ایک وقت میں نو شہداء کا نمازِ جنازہ ادا کیا گیا۔ بعض روایات میں یہ بھی ذکر ہے کہ آٹھ یا نو سال بعد رسول اللہ صلعم نے نمازِ جنازہ ادا کی۔

❖ حضرت عبد اللہ کے بیٹے حضرت جابر سے روایت ہے کہ میرے باپ کو احد کے دن ایک اور صحابی کے ساتھ ایک قبر میں دفن کیا گیا تھا۔ جب اس بات کو ٦ ماہ گزر گئے تو میرا دل چاہا کہ اپنے والد کیلئے ایک الگ قبر بناؤں۔ جب اس مقصد کیلئے میں نے آپ کی میت کو قبر سے نکالا تو میں نے دیکھا کہ زمین نے ان کے جسم پر کچھ تغیر نہیں کیا تھا سوائے ان کی داڑھی کے کچھ بالوں کے اور گوشت پر کچھ اثر تھا۔

❖ اس کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جنگِ احد کے شہداء کی میتوں کے متعلق روایات میں بعض غلط اور مشتبہ روایات بھی شامل ہو گئی ہیں۔ کچھ روایات میں یہ ذکر آتا ہے کہ بہت سا وقت گزرنے کے بعد

بھی زمین نے ان کے جسموں پر کچھ اثر نہ کیا تھا۔ حالانکہ یہ ایک طبعی معاملہ ہے اور ایسا ممکن نہیں ہے کہ وفات پا جانے کے بعد زمین ان کے جسموں پر تغیر نہ کرے۔

❖ ایک روایت میں ذکر ہے کہ حضرت عبد اللہ کی وفات کے بعد ایک دن رسول اللہ صلعم نے ان کے بیٹے حضرت جابر کو اپنے والد کی وفات کے باعث غمگین پایا۔ اس پر رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں ایک خوشخبری نہ دوں۔ تمام شہید ہونے والوں سے اللہ نے پردہ کے پیچھے سے کلام کیا لیکن آپ کے والد کو اللہ تعالیٰ نے زندہ کیا اور ان سے براہِ راست کلام کیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے میرے بندے، مجھ سے مانگ تا میں تجھے عطا کروں۔

❖ اس کے بعد حضرت ابو دجانہ رضی اللہ عنہ کا ذکر ہو گا۔ آپ کا شمار انصار کے کبار صحابہ میں ہوتا تھا۔ آپ جنگِ بدر، احد اور تمام غزوات میں رسول اللہ صلعم کے ہمراہ شامل ہوئے۔ آپ غیر معمولی طور پر اپنی بہادری اور دلیری کیلئے مشہور تھے۔

❖ جنگِ احد کے متعلق ایک واقعہ ملتا ہے کہ رسول اللہ صلعم نے احد کے دن ایک تلوار پکڑی اور فرمایا کہ کون ہے جو اس تلوار کو مجھ سے لے گا۔ اس پر بہت سے لوگوں نے تلوار کو لینا چاہا۔ اس کے بعد رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ کون ہے جو اس تلوار کو پورے حق کے ساتھ مجھ سے لے گا۔ اس پر بعض لوگ خاموش ہو گئے۔ حضرت ابو دجانہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ، میں اس کو اس کے پورے حق کے ساتھ لیتا ہوں۔

❖ ایک روایت میں ہے کہ حضرت ابو دجانہ نے کہا کہ اس کا کیا حق ہے۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ اس کا حق یہ ہے کہ اس تلوار سے کسی مسلمان کو قتل نہ کرنا۔ اور اس کے ہوتے ہوئے کسی کافر سے نہ بھاگنا یعنی ڈٹ کر مقابلہ کرنا۔ حضرت ابو دجانہ نے عرض کیا کہ میں اس کو اس کے حق کے ساتھ لیتا ہوں اور پھر آپ نے اس سے بہت بہادری کے ساتھ جنگ کی۔